بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق جملہ خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ تبلیغ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ آج بھی حضور نے بعد نماز عصر سے نماز مغرب تک درس القرآن دیا۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت آج بخار اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

میاں حسین بخش صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ بعمر ۶۰ سال یکم جون ۱۹۴۴ء کو خانپور ریاست پٹیالہ میں وفات پا گئے تھے۔ اور وہیں امانتاً دفن تھے۔ گذشتہ شب کی گاڑی سے ان کی نعش لائی گئی۔ اور آج بعد نماز ظہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور نعش بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئی۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

جلد ۳۳ | ۹ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ہش | ۲۵ صفر ۱۳۶۴ھ | ۹ فروری ۱۹۴۵ء | نمبر ۳۵

ملفوظات حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

روحانی اور جسمانی ترقی کے سات دور

فرمودہ ۱۹ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

ماسٹر فقیر اللہ صاحب مسلم ٹاؤن لاہور نے آیت ولقد خلقنا فوقکم سبع طرائق وما کنا عن الخلق غافلین۔ (المؤمنون ع۱) کے متعلق استفسار اً عرض کیا کہ اس آیت میں سبع طرائق سے کیا مراد ہے، حضور نے فرمایا۔

قرآن کریم کی اس آیت میں اور اسی طرح ان دوسری آیات میں جن میں خلق سبع سماوات طباقا (الملک ع۱) وغیرہ الفاظ آتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ سات عظیم الشان دور کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن میں سے ایک ایک دور ہزار سال کا ہوتا ہے۔ پرانے زمانہ میں بھی علم ہیئت والوں نے سات آسمانی درجے قرار دیئے ہوئے تھے۔

سات کا عدد

قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ہر تکمیل کا دور سات کے عدد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جیسا کہ سورۃ مومنوں میں انسان کی روحانی ترقیات کے بھی سات مدارج بیان فرمائے گئے ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں انسانی پیدائش کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ وہ سات دنوں میں مکمل ہوتی (یعنی چھ دنوں میں پیدائش اور ساتویں دن تکمیل) غرض جس طرح جسمانی ترقیات کے ساتھ سات کا عدد خاص طور پر تعلق رکھتا ہے۔ اسی طرح روحانی ترقیات کا بھی سات مدارج کے ساتھ تعلق ہے۔ چنانچہ سورۃ مومنوں کی اگلی آیت میں ہی آسمان سے پانی اترنے کا ذکر ہے جس میں درحقیقت اسی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب روحانی پانی نازل ہوتا ہے۔ تو لوگ اس سے صرف ایک وقت تک فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کے بعد پھر ان کی حالت گرنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر اس بات کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کہ آسمان سے دوسرا پانی نازل ہو۔ یہی طریق قرآن کریم میں متواتر بیان کیا گیا ہے۔ کہ آسمان سے پانی اترتا ہے۔ لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر ایک عرصہ کے بعد پھر اس پانی کو لوگ گندہ کر دیتے ہیں۔ اور پھر اس بات کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کہ آسمان سے نیا پانی نازل ہو۔ پس جس طرح سورۃ مومنوں میں جسمانی ترقی کے متعلق بتایا کہ وہ سات دوروں میں ہوتی ہے اسی طرح سبع طرائق میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ قومی ترقی بھی اپنے ساتھ سات دور رکھتی ہے

پہلا دور

پہلا دور وہ ہوتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا کلام نازل ہوتا ہے۔ اور نبی اس کلام کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور بتاتا ہے۔ کہ مجھ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ یہ احکام نازل ہوئے ہیں۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ ان کو مانو اور اپنی عاقبت درست کرلو۔

دوسرا دور

اس کے بعد دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ یعنی جس طرح آسمان سے جب پانی اترتا ہے۔ تو وہ کھیتوں کو سیراب کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور کسان کے بوئے ہوئے بیجوں کو نشوونما کی طاقت حاصل ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دوسرے دور میں نبی کے بوئے ہوئے بیج میں نشوونما کی قابلیت پیدا کر دی جاتی ہے۔ پہلا دور صرف اعلان کا ہوتا ہے لیکن دوسرے دور میں بیجوں کے اندر پھوٹنے اور بڑھنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا یہ وہی دور ہوتا ہے جس کا ثم یوضع لہ القبول والی حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے۔ کہ قبولیت پھیلا دی جاتی ہے۔ اور لوگ اس سلسلہ کی طرف توجہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے زمین پانی کو چوسنا شروع کر دے

تیسرا دور

تیسرا دور وہ ہوتا ہے جب روئیدگی ظاہر ہوتی ہے۔ مگر وہ اتنی چھوٹی اور کمزور ہوتی ہے۔ کہ ہم نہیں کہہ سکتے وہ روئیدگی ترقی بھی کرےگی یا نہیں۔ یہی حال اس تیسرے روحانی دور کا ہوتا ہے۔ جب کلام الٰہی لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ تو بعض لوگ اس پر غور کرتے۔ اور مسائل کو سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور وہ قلوب جو مستعد ہوتے ہیں۔ اور جن میں روحانیت کا بیج مخفی ہوتا ہے۔ ان کے اندر روئیدگی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پہلے تو ہدایت ان کے دلوں میں مخفی ہوتی ہے۔ جیسے زمین میں ایک بیج پڑا ہوا ہوتا ہے اور کسی کو نظر نہیں آتا۔ لیکن پھر وہ باہر نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ مگر وہ ایسا کمزور ہوتا ہے۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے تیز ہوا کا ایک معمولی جھونکا بھی اسے گرا دیگا۔

چوتھا دور

اس کے بعد چوتھا دور یہ آتا ہے۔ کہ اس روئیدگی میں سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ اپنے ساق پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح روحانی جماعتوں میں دنیا کو یہ دکھائی دینے لگتا ہے۔ کہ چند آدمی ایسے ہیں، جو نبی کے اردگرد اکٹھے ہو گئے ہیں۔ ان پر ابتلا آتے ہیں۔ مصیبتیں آتی ہیں۔ تکلیفیں آتی ہیں۔ لیکن وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی مصیبت اور کسی تکلیف کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور لوگوں کے مظالم کے باوجود ثابت قدم رہتے ہیں۔ یہ چوتھا دور ہے۔ جو انبیاء کی جماعتوں پر آتا ہے۔ اور جب یہ دور آتا ہے۔ تو اردگرد کے لوگ توجہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ حیران ہوتے ہیں۔ کہ یہ لوگ کیسے ہیں۔ کہ بیٹوں نے ماں باپ کو چھوڑ دیا۔ اور ماں باپ نے اپنے بیٹوں سے منہ موڑ لیا۔ بھائی بھائی سے الگ ہو گیا۔ خاوند بیوی سے علیحدہ ہو گیا۔ اور بیوی خاوند سے علیحدہ ہو گئی مگر پھر بھی انہیں کوئی پرواہ نہیں۔ اور جس دین کو انہوں نے اختیار کیا ہے۔ اس پر مضبوطی اور استقلال کے ساتھ قائم ہیں

ایڈیٹر: غلام نبی
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی تشویشناک علالت

قادیان ۸ رماہ تبلیغ حضرت نواب صاحب کے متعلق آج کی اطلاع یہ ہے۔ کہ بخار تو کم ہے مگر باقی عوارض۔ کمر درد اور خون کا آنا اُسی طرح ہیں۔ کمزوری اس حد تک بڑھ چکی ہے۔ کہ بولا بھی نہیں جاتا۔ دوا اور پانی وغیرہ بھی چمچہ سے حلق میں ڈالا جاتا ہے۔ دعاؤں کی ازحد ضرورت ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر حضرت ممدوح کے لئے دعائیں کریں +

صحابہ کرام کے ایسے سینکڑوں واقعات تاریخ میں محفوظ ہیں جو قلوب پر نہایت گہرا اثر کرتے ہیں۔ ہماری جماعت میں بھی ہزاروں واقعات اس قسم کے ہیں۔ کہ محض احمدیت کی وجہ سے لوگوں کو اپنی ماؤں اور اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں اور اپنے رشتہ داروں سے الگ ہونا پڑا۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت نے اُن واقعات کو محفوظ نہیں رکھا۔ صحابہ کرام میں یہ بہت بڑی خوبی تھی کہ انہوں نے اپنی تاریخ کو خوب محفوظ کیا اور اسے آئندہ آنے والی نسلوں تک پہنچا دیا لیکن ہماری جماعت نے ابھی تک اس قسم کے واقعات کو محفوظ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ حالانکہ ہماری جماعت میں بھی ایسے ہزاروں واقعات موجود ہیں۔ حافظ روشن علی صاحب مرحوم نے ایک دفعہ سنایا کہ جلسہ سالانہ کے دن تھے۔ مَیں احمدیہ چوک میں کھڑا تھا کہ مَیں نے دیکھا ہماری جماعت کی ایک پارٹی جس میں چھ سات آدمی تھے۔ ایک طرف سے آ رہی ہے اور ایک پارٹی جس میں چالیس پچاس آدمی تھے دوسری طرف سے آ رہی ہے۔ جب وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب پہنچیں اور دونوں پارٹیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو بے اختیار دوڑ کر وہ ایک دوسرے سے چمٹ گئے اور چیخیں مار کر رونے لگ گئے۔ مَیں یہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا کہ ان کو کیا ہو گیا ہے جب وہ خاموش ہوئے تو مَیں نے اُن سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ تم دونوں گلے مل کر رونے لگ گئے تھے۔ اس پر وہ جو زیادہ تعداد میں تھے انہوں نے بتایا کہ یہ چھ سات آدمی جن سے آج ہم ملے ہیں ہمارے گاؤں کے ہی رہنے والے ہیں۔ مگر یہ ہمارے گاؤں میں سب سے پہلے احمدی ہوئے تھے جس پر ہم نے ان کو ایسی تکالیف پہنچائیں کہ ہم نے ان کا مقاطعہ کر دیا۔ اور اتنا تنگ کیا کہ آخر یہ لوگ گاؤں چھوڑ کر چلے گئے۔ پھر ہمیں کچھ پتہ نہیں لگا۔ کہ یہ کہاں چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ ہم جو دن رات احمدیت کی مخالفت کیا کرتے تھے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے دی۔ اور ہم بھی احمدی ہو گئے۔ اُس وقت سے ہم برابر اس تلاش میں تھے کہ اپنے ان بھائیوں کا پتہ لگائیں۔ کہ وہ کہاں گئے ہیں مگر ہمیں کچھ پتہ نہ لگا۔ آج جلسہ کے موقع پر جب ہم نے اچانک ان کو دیکھ لیا تو ہمیں اپنے وہ مظالم یاد آ گئے جو ہم اپنے ان بھائیوں پر کیا کرتے تھے۔ اور ان کی آنکھوں کے سامنے یہ نظارہ آ گیا کہ دیکھو وہ لوگ جنہوں نے ہم کو دکھ دیا تھا جنہوں نے ہمارا بائیکاٹ کیا تھا اور جنہوں نے ہم کو اتنا ستایا تھا کہ ہم اپنا گاؤں چھوڑنے پر مجبور ہو گئے وہ بھی آخر اسی دربار میں آ گئے جہاں ہم پہنچے تھے چنانچہ ان واقعات کے یاد آنے پر ہم بھی رو پڑے اور یہ بھی رو پڑے۔

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک نوجوان اسلام میں داخل ہوا اس کے ماں باپ نے اُسے بہت سمجھایا مگر اُس نے ان کی بات نہ مانی آخر ماں باپ نے اس کے برتن الگ کر دیئے کہ شاید اسی طرح اس پر کچھ اثر ہو مگر جب پھر بھی اُس نے اسلام کو نہ چھوڑا تو ماں باپ نے اسے اپنے گھر سے نکال دیا۔ وہ حبشہ کی طرف چلا گیا۔ اور وہاں کچھ عرصہ ٹھہرا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ پھر مکہ میں واپس آیا۔ اس کی ماں نے جب اسے دیکھا تو وہ اسے گلے مل کر خوب روئی باپ بھی بڑی محبت سے ملا اور روتا رہا اس نوجوان نے سمجھا کہ اتنے عرصہ کے بعد اب ان کے دل شاید نرم ہو گئے ہیں کہ میرے ساتھ اس محبت کے ساتھ پیش آئے ہیں مگر تھوڑی دیر کے بعد ماں اسے باتوں باتوں میں کہنے لگی۔ بیٹا تجھے اب تو سمجھ آ گئی ہو گی کہ تو نے اُس صابی کی خاطر ہمیں چھوڑ کر اچھا نہیں کیا تھا۔ وہ نوجوان یہ سنتے ہی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا ماں میں نے سمجھا تھا کہ تمہارا دل نرم ہو چکا ہے اور اسلام کے متعلق پہلا سا بُغض تمہارے دل میں نہیں رہا لیکن میرا خیال غلط ثابت ہوا۔ اگر تمہارا یہی منشا ہے۔ کہ مَیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دوں تو یہ ناممکن ہے۔ یہ کہہ کر وہ اپنے گھر سے چلا گیا اور پھر کبھی اپنے گھر میں واپس نہیں آیا۔ تو چوتھا دور انبیاء کی جماعتوں پر یہ آتا ہے کہ لوگ اُنکو دکھ دیتے ہیں مگر وہ مضبوطی کے ساتھ قائم رہتے ہیں۔ کوئی ابتلا ان کو صداقت سے منحرف نہیں کر سکتا۔

پانچواں دور

پانچواں دور وہ ہوتا ہے جب کھیتی میں پھل لگنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انبیاء کی جماعتوں پر ایک دور وہ آتا ہے۔ جب اس قسم کی ترقی اُن کو حاصل ہونا شروع ہو جاتی ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت ضرور دنیا میں کوئی تغیر پیدا کر کے رہیگی۔ پہلے اُن کی حیثیت منفردانہ سمجھی جاتی ہے۔

تحریک جدید کی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے

گیارھویں سال کا عطیہ دس ہزار ایک (۱۰۰۰۱) روپیہ عنایت فرمایا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پُرمعارف و بصیرت افروز خطبہ آپ پڑھ چکے ہیں۔ اس میں کیا شک ہے۔ اگر دشمن کا ہر میدان میں مقابلہ کرنے کے لئے ہمارے مبلغوں کا ریلوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سفر کرنا نہایت ضروری ہے۔ تو یہ کام ان کے اخلاص اور ان کی قربانی سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ روپیہ سے ہو سکتا ہے۔ پس جب یہ وہ زمانہ ہے جبکہ جانی قربانی کے علاوہ مالی قربانی کی اہمیت بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ تو ہر احمدی کو تحریک جدید کے جہاد میں نہ صرف معمولی حصہ لینا چاہیئے۔ بلکہ بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ تا اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے کام میں کوئی کمی نہ ہو۔ اسی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ میں پانچہزار ایک (۵۰۰۱) روپیہ کا اضافہ فرمایا۔ اور اپنا وعدہ دس ہزار ایک (۱۰۰۰۱) روپیہ کر دیا۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سال دہم کے عطیہ سے زیادہ ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

حضور کے اس خطبہ کے پڑھنے سے تبلیغ کے لئے روپیہ کی ضرورت آپ پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی ہو گی۔ اور حضور کے اس عملی نمونہ نے آپ کو حق الیقین تک پہنچا دیا ہو گا۔ پس اس خطبہ کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے ان تمام احمدی احباب کو جو حضور کی آواز پر لبیک کہنے میں سعادت سمجھتے ہیں۔ اور جو اپنے وعدے لکھا چکے ہیں۔ اور انہیں منظوری بھی مل چکی ہے۔ انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اب بھی اضافہ کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے مقررہ تاریخ کی قید نہیں۔ وہ اپنے اضافہ کا وعدہ لکھ کر فوراً حضور کے پیش کر دیں۔ اسی واسطے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسوہ حسنہ پیش کیا جا رہا ہے۔ (برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ہر خاندان کم از کم ایک لڑکا خدمت دین کیلئے دے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ "جہاں تک روپیہ کے مقابلہ کا سوال ہے۔ ہم دنیا کا مقابلہ نہیں کر سکتے دنیا اس سے بہت بڑھ کر یہ چیز پیش کر سکتی ہے لیکن ایک ایسی چیز ہے۔ کہ دنیا اس سے بڑھ کر پیش نہیں کر سکتی اور وہ جان ہے...... تبلیغ کے کام کیلئے ہزاروں آدمیوں کی ضرورت ہے، اگر کم سے کم تعداد رکھی جائے۔ اور ایک ہزار مبلغ سے کام چلانے کی سکیم رکھی جائے تو بھی موجودہ رفتار کے لحاظ سے اتنے آدمی اڑھائی سو سال میں ہمیں مل سکتے ہیں۔

تحریک جدید کے پہلے دور میں مَیں نے صرف چندہ کا اعلان کیا تھا مگر اب میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کیلئے پیش کیا جائے"۔
(انچارج تحریک جدید)

لیکن اب دور میں انفرادیت کی بجائے قومی حیثیت ان کو حاصل ہو جاتی ہے۔ اور لوگ یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اب یہ قوم ضرور کچھ نہ کچھ کرکے رہیگی۔ پہلے تو انہیں کسی پھل کے پیدا ہونے کی توقع ہی نہیں ہوتی وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ صدمات کی وجہ سے یہ روئیدگی خود بخود مرجھا جائیگی۔ مگر رفتہ رفتہ وہ ایسی مضبوط ہو جاتی ہے۔ کہ دشمن اس کے پھلوں کو دیکھ دیکھ کر خوف کھانے لگ جاتے ہیں۔ جیسے اخبار "زمیندار" نے ایک دفعہ ہمارے متعلق لکھا۔ کہ میں یہ دیکھ کر حیران ہوں۔ کہ جو لوگ کینٹ اور ہیگل اور بڑکلے کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے۔ وہ بھی جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے جا رہے ہیں۔ اس دور میں دشمنوں کے دلوں میں دہشت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اب ان لوگوں کو مٹانا آسان کام نہیں۔ یہ دنیا ہی رعب ہوتا ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نصرت بالرعب

چھٹا دور

چھٹا دور وہ ہوتا ہے جب ایک درخت اپنے پھل پیدا کرنے شروع کر دیتا ہے۔ اور لوگ ان پھلوں سے فائدہ اٹھانے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء کی جماعتوں کو اللہ تعالےٰ ایسی طاقت اور قوت عطا کر دیتا ہے۔ کہ ان کے ذریعہ تمدنی اور اقتصادی اور مذہبی رنگ میں کئی قسم کے شاندار نتائج پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور لوگ اقرار کرتے ہیں۔ کہ ایسی شاندار تعلیم لے کر جو جماعت کھڑی ہوئی ہے وہ مٹ نہیں سکتی۔ اس وقت پھل کو دیکھ کر بیج کے متعلق بھی خود بخود لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کہ جس بیج سے ایسا شاندار درخت پیدا ہوا ہے۔ وہ کبھی خراب نہیں ہو سکتا۔

ساتواں دور

ساتواں دور وہ ہوتا ہے جب ساری دنیا درخت کے سایہ تلے آرام کرتی ہے۔ اور لوگوں کی مخالفتیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں یعنی انبیاء جس تہذیب اور جس تمدن کو قائم کرنے اور جس تعلیم کو لوگوں کے قلوب میں راسخ کرنے کے لئے آتے ہیں۔ وہ تہذیب قائم ہو جاتی ہے۔ وہ تمدن غالب آجاتا ہے۔ وہ تعلیم دلوں پر مضبوطی سے گڑ جاتی ہے۔ اور دنیا مجبور ہوتی ہے۔ کہ اسی تمدن اور اسی تہذیب اور اسی تعلیم کی علمبردار بنے۔ اسی کی طرف کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علیٰ سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار (الفتح ع۴) میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ آخر وہ وقت آئے گا۔ جب متمدن اور مہذب دنیا پر مسیح موعود کی جماعت غالب آجائے گی اور کفار کے لئے حسرت و افسوس کی آگ میں جلنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہے گا۔

پس ساتواں دور وہ ہوتا ہے۔ جب انبیاء کی جماعتیں دنیا پر چھا جاتی ہیں۔ اور اشد ترین معاند بھی اس وقت یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کہ یہ سلسلہ خدا کا قائم کردہ تھا۔ کسی انسان کا قائم کردہ نہیں تھا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا۔ تو ہندہ جیسی دشمن اسلام عورت بھی جس کے قتل کا رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم دیا تھا چوری چھپے بیعت کرنے والی عورتوں میں شامل ہو کر آگئی۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیعت لیتے ہوئے اقرار لیا۔ کہ کہو ہم شرک نہیں کرینگی۔ تو ہندہ سے برداشت نہ ہو سکا۔ اور وہ کہنے لگی۔ یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم شرک کرینگی۔ جبکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ آپ نے اکیلے ہو کر سب دشمنوں کو مار گرایا۔ اور کوئی دنیوی طاقت جتھہ۔ اور سامان ہمارے کام نہ آیا۔ تو اس قسم کے کھلے کھلے غلبہ کے بعد وہ طبائع جو دلائل سے صداقت کو نہیں مانتیں۔ ان کے لئے بھی بجز اطاعت کے کوئی چارہ نہیں رہتا۔ یہی وہ سات طرائق ہیں جن کا مذکورہ بالا آیت میں ذکر آتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اسلام اسی طرح تدریجاً ترقی کریگا۔ اور آخر ترقی کرتے کرتے ایسے مقام پر پہنچ جائیگا۔ کہ دشمن سے دشمن بھی اس کے آگے اپنا سر جھکانے پر مجبور ہو جائیگا

دنیاوی کامیابی کے لئے سات باتیں

فرمایا۔ قرآن کریم سے ایک اور رنگ کے بھی سبع طرائق معلوم ہوتے ہیں۔ اور وہ سات ایسی باتیں ہیں۔ کہ جب خدا تعالےٰ کسی قوم کو کامیابی دینا چاہتا ہے۔ تو وہ سب کی سب اس میں پیدا کر دیتا ہے۔ ان سات میں سے چار تو اس آیت میں بیان کی گئی ہیں۔ کہ افلا یرون انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا افھم الغالبون (الانبیاء ع۴) فرماتا ہے کیا وہ نہیں دیکھتے۔ کہ ہم زمین کو اس کے اطراف سے کم کرتے چلے آرہے ہیں۔ کیا اس حقیقت کے بعد بھی ان کا یہ خیال ہے کہ وہ غالب آجائیں گے۔ گویا چار پہلو تو یہ ہوئے۔ دایاں۔ بایاں۔ اگلا۔ پچھلا۔ یعنی جب اللہ تعالےٰ کسی نبی کو بھیجتا ہے۔ تو اس کی سنت یہ ہے۔ کہ وہ اس کی قبولیت دنیا کے چاروں طرف پھیلانی شروع کر دیتا ہے۔ کسی ایک مقام میں اس کی قبولیت محدود نہیں ہوتی۔ اللہ تعالےٰ کی یہ ایک ایسی سنت ہے جس کا نمونہ انبیاء کے سوا اور کسی میں نہیں ملتا۔ سادھو۔ فقیر یا وہ لوگ جنہیں ولایت کا دعوےٰ ہوتا ہے۔ ان کے ارد گرد رہنے والے تو ان کو مان لیتے ہیں۔ مگر یہ نہیں ہوتا۔ کہ دنیا کے چاروں گوشوں سے لوگ ان کی طرف دوڑتے چلے آئیں۔ ایسی تحریک جو کسی خاص مقام میں محدود رہتی ہے وہ کبھی ساری دنیا پر غالب نہیں آسکتی۔ ساری دنیا پر وہی تحریک غالب آیا کرتی ہے۔ جو ایک مقام میں محدود نہ ہو۔ بلکہ دنیا کے چاروں گوشوں میں اس کو ماننے والے موجود ہوں۔ اسی لئے انبیاء کی طرف زمین کے اطراف سے لوگ آیا کرتے ہیں۔ اور اس طرح چاروں طرف وہ اپنی تعلیم کو بیج کے طور پر پھیلا دیتے ہیں۔ پس فرماتا ہے۔ کہ تم ہمارے رسول کی طرف دیکھو۔ اگر صرف مکہ کے لوگ اسے مان لیتے باہر کے لوگ اسے نہ مانتے۔ تو تم کہہ دیتے۔ کہ مکہ کے لوگ اس کے دوست تھے۔ انہوں نے اسے مان لیا۔ اور اس کا مذہب ترقی کر گیا لیکن اس کی تعلیم صرف مکہ تک محدود نہیں۔ بلکہ کچھ یمن میں سے آرہے ہیں۔ کچھ غفار قبیلہ میں سے آرہے ہیں۔ کچھ مدینہ میں سے آرہے ہیں۔ اس طرح چاروں جہات میں اس کی قبولیت پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ جو اس کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ ان چار جہات کے علاوہ قرآن کریم سے دو اور جہات بھی ثابت ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جو سچا مومن ہوتا ہے اسے آسمان سے بھی رزق ملتا ہے۔ اور زمین سے بھی رزق ملتا ہے۔ لاکلوا من فوقھم و من تحت ارجلھم (المائدہ ع۹) یعنی آسمانی شہادتیں بھی ان کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اور زمینی شہادتیں بھی ان کے ساتھ ہوتی ہیں۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے انہیں نئے سے نئے علوم اور معارف بھی عطا کئے جاتے ہیں۔ اور زمین بھی ان کو ایسا ماحول میسر آجاتا ہے۔ جس میں وہ ترقی کر جاتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ بعض لوگ اپنی حماقت سے زمینی تائیدات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور وہ ان کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے۔ جیسے یورپ کے لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں اگر ان کی تعلیم پھیل گئی۔ تو اس میں اچنبھے کی کوئی بات نہیں۔ وہ زمانہ ہی ایسا تھا۔ کہ یہ تعلیم پھیل جاتی کسریٰ کی قوت ٹوٹ چکی تھی۔ قیصر کی بدنظمی ظاہر تھی۔ لوگوں کے افعال اتنے برے تھے۔ کہ خود بخود طبیعتوں میں ان کے خلاف جذبات موجزن ہو رہے تھے۔ حالانکہ سوال یہ ہے۔ کہ اگر یہ حالات ایسے ہی تھے۔ جن کے نتیجہ میں قیصر و کسریٰ کی حکومتیں ٹوٹ جاتیں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دعوے سے پہلے کیوں نہ ٹوٹیں۔ آخر حکومتیں ہمیشہ تباہ ہوتی رہتی ہیں۔ اگر قیصر و کسریٰ کی حکومتیں پہلے ہی تباہ ہو جاتیں ان خرابیوں کی وجہ سے جو ان میں پیدا ہو چکی تھیں۔ تو یورپ والوں کی یہ بات درست سمجھی جا سکتی تھی۔ مگر ہمیں تو یہ نظر آتا ہے۔ کہ ادھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعوےٰ کیا۔ اور ادھر ان حکومتوں میں ضعف و اختلال کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ آخر یہ بات کیا ہوئی۔ کہ دعوےٰ کے ساتھ ہی زمین نے بھی حالات بدلنے شروع کر دیئے۔ اور وہ حالات ایسی شکل اختیار کر گئے۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ترقی کے لئے مناسب حال تھے یہ بات تو صاف بتا رہی ہے۔ کہ اس میں خدائی ہاتھ کا دخل تھا۔ کسی انسان کا اس میں دخل نہیں تھا۔

ساتویں بات یہ ہے کہ کامیابی کے لئے ایک مرکز کا ہونا بھی ضروری ہے۔ تاکہ لوگ تعلیم حاصل کرکے اسے اور لوگوں تک پہنچاتے رہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے۔ کہ ہم ہر نبی کو ام القریٰ میں بھیجتے ہیں

یعنی ایسا مقام اس نبی کو عطا کیا جاتا ہے۔ جہاں لوگ بار بار آتے اور تعلیم و تربیت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مکہ و مدینہ میں مہاجرین اور انصار کی دو جماعتیں ایسی عطا فرمائیں جو براہ راست رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تعلیم سیکھتے تھے اور پھر اور ہزاروں لوگوں کو وہ تعلیم سکھانے کا موجب بن گئے۔ غرض ایک مرکز آسمان اور زمین کی تائید اور دنیا کے چاروں گوشوں سے لوگوں کا کھچے چلے آنا یہ سات چیزیں ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ ساتوں چیزیں ملیں اور آپ کامیاب ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ سب چیزیں عطا فرمائیں اور آپ کی جماعت کامیاب ہو رہی ہے۔ چنانچہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں احمدیت پھیل چکی ہے۔ اور پھر احمدیت کا ایک مرکز ہے۔ جہاں ہزاروں لوگ تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے رہتے ہیں سینکڑوں ہیں جو ہجرت کر کے یہاں آ گئے اور ہزاروں ہیں جن کے دلوں میں یہ شوق موجود ہے۔ کہ وہ بھی اپنے وطنوں کو چھوڑ کر قادیان آ بسیں۔ یہ جذبہ لوگوں کے قلوب میں خدا تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے۔ کسی انسان کی طاقت میں نہیں کہ وہ ایسے جذبات پیدا کر سکے۔ اسی طرح آسمان سے آپ کو علوم اور معارف عطا ہوئے یہاں تک کہ ایک رات میں آپ کو کئی ہزار عربی زبان کا مادہ سکھایا گیا۔ اور اس قدر علم عطا کیا گیا کہ دنیا کا کوئی عالم آپ کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکا۔ اسی طرح زمین میں بھی خدا تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے جنہوں نے لوگوں کو آپ کی طرف متوجہ کر دیا۔ چنانچہ مسلمانوں کو دیکھ لو۔ ان میں سخت بے کلی اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ اور وہ اپنی ترقی سے بالکل مایوس ہو چکے ہیں ایسی حالت میں طبعاً آسمان کی طرف نگاہیں اٹھتی ہیں۔ اور انسان سوچتا ہے۔ کہ خدا نے اس مصیبت کا کیا علاج رکھا ہے۔ اور جب وہ سوچتے ہیں تو انہیں ترقی کا راستہ نظر آ جاتا ہے۔ اور نبی پر ایمان لانے کی سعادت ان کو حاصل ہو جاتی ہے۔

سچے نبی کی علامت

پس سچا مدعی وہی ہے۔ جس کو یہ سب طرائق حاصل ہو جائیں۔ اس کی قبولیت دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل جائے۔ اسے آسمانی علوم سے وافر حصہ ملے۔ اور پھر زمانہ کی حالت اس کی سچائی کی شہادت دے۔ یعنی دنیا اپنی حالت سے تنگ آ چکی ہو۔ اور وہ ایک نئے نظام کی ضرورت کو محسوس کرتی ہو۔ اسی طرح اس کا ایک مرکز ہو جس میں جماعت کو دنیا کی تربیت کے لئے تیار کیا جاتا ہو۔ جب کسی کو یہ سات چیزیں مل جائیں۔ تب دنیا میں تغیر پیدا ہوا کرتا ہے۔ اس کے بغیر تغیر پیدا نہیں ہوتا۔

احمدیت کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اس موقعہ پر عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی الہام ہے۔ اللہ تعالیٰ نأتی الارض ننقصھا من اطرافھا (تذکرہ ص۲۵۵) اسی طرح ایک دوسرے الہام میں ننقصھا من اطرافھا کی بجائے ناکلھا من اطرافھا کے الفاظ آتے ہیں۔ چنانچہ الہام ہے۔ انا نأتی الارض ناکلھا من اطرافھا (تذکرہ ص۴۸۰) صاحبزادہ صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک یہ الہام بھی پیش کیا جو جماعت احمدیہ کی ترقی اور مخالفین کی اپنی کوششوں میں ناکامی پر دلالت کرتا ہے۔ کہ اذا جاء نصر اللہ وانتھی امر الزمان الینا و تمت کلمۃ ربک الیس ھذا بالحق (تذکرہ ص۵۷۳)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ اس الہام کا یہی مطلب ہے۔ کہ جو تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی ہے دنیا اس کی طرف مجبور ہو کر آئیگی بیشک وہ آج مخالفت کرتی ہے سلسلہ احمدیہ کو مٹانے کی کوشش کرتی ہے۔ اور لوگ خیال کرتے ہیں کہ احمدیت کو وہ کچل دیں گے۔ لیکن وہ وقت آنے والا ہے۔ جب تمام مخالف طاقتیں ٹوٹ جائینگی۔ احمدیت کو غلبہ حاصل ہو جائیگا۔ اور لوگ اس بات پر مجبور ہو نگے کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہوں۔

تقرر امیر ضلع لائلپور کی جماعتوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میاں محمد عمر صاحب کورٹ انسپکٹر پولیس لائلپور کو اس ضلع کی جماعتوں کیلئے ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک کیلئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

مولوی ثناء اللہ صاحب کے رسالہ "مصلح موعود" کا جواب

(۲)

مولوی ثناء اللہ صاحب اور غیر مبائعین

مولوی صاحب لکھتے ہیں "لاہوری پارٹی نے سر اٹھایا اور دھیمے دھیمے خلیفہ قادیان کے اس دعوے (مصلح موعود) کی مخالفت شروع کی۔ ادھر ہم نے بھی اس پیشگوئی پر اعتراضات شروع کئے مگر ہماری اور لاہوری پارٹی مرزائیہ کی بحث کی نوعیت الگ الگ ہے۔ وہ تو صرف اس امر کی تردید کرتے ہیں۔ کہ میاں محمود مصلح موعود نہیں ہیں ہم کہتے ہیں کہ سرے سے بڑے میاں کی پیشگوئی غلط ہے"۔

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کے متعلق جماعت احمدیہ قادیان کا اعلان ہے۔ کہ یہ پیشگوئی ظاہر ہو گئی اور خدا کا کلام اپنی عظیم الشان تجلی سے پورا ہو گیا۔ مگر غیر مبائعین اور مولوی ثناء اللہ صاحب ہمزبان ہو کر کہہ رہے ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی پوری ہو ہی نہیں سکتی۔ غیر مبائعین کا قول ہے۔ کہ پوری تو ہوگی مگر کون اس کا مصداق ہوگا۔ اور کب ہوگا۔ یہ ہم نہیں کہہ سکتے۔ غرض سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اعلان پر غیر احمدیوں اور غیر مبائعین کا مشترکہ محاذ یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ابھی پوری نہیں ہوئی۔ خدا ترس غیر مبائع دوست اپنی اس پوزیشن پر غور فرمائیں اور سوچیں کہ جماعت احمدیہ قادیان اور فریق لاہور میں سے ایمان و تصدیق کے مقام پر کون ہے ای الفریقین أحق بالامن ان کنتم تعلمون۔

اہل زیغ کا شیوہ

مولوی ثناء اللہ صاحب نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی غلط نکلی۔ مولوی صاحب کے اس دعوےٰ کی چھان بین کرنے سے پیشتر پیشگوئیوں کے متعلق ایک محکم اصل ناظرین کرام کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سورہ آل عمران کے شروع میں فرماتا ہے۔ کہ آیات کے دو حصے ہوتے ہیں۔ (۱) محکم (۲) متشابہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب متشابہات کے متعلق لکھتے ہیں:۔

(الف) "متشابہات کا نتیجہ بتلا دیا۔ جس سے ان کی ماہیت کا بھی من وجہ علم ہو گیا چنانچہ ارشاد ہے۔ کہ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے۔ وہ متشابہات کے پیچھے بغرض فتنہ پردازی پڑتے ہیں۔ اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم ان کے اصلی معنے سمجھنا چاہتے ہیں۔ یا جو ہم نے بیان کئے ہیں یہی اصلی ہیں۔ اب ہم اپنے زمانہ کے اہل زیغ۔ عیسائیوں اور آریوں ہندوؤں وغیرہم۔ کو دیکھتے ہیں تو اس آیت کی بالکل صداقت پاتے ہیں کہ یہ لوگ قرآن شریف کی جن آیتوں پر اعتراض کرتے ہیں وہ آیات بول رہی ہیں کہ ہم متشابہات ہیں اور ہم پر بحث چھیڑنے والے اہل زیغ ہیں"۔

(ب) "ہماری تقریر سے ثابت ہوا کہ متشابہات وہی احکام اور آیات قرآنی ہیں۔ جن کو اہل زیغ بغرض فتنہ پردازی اشاعت کریں عام اس سے کہ وہ حروف مقطعات ہوں۔ نعماء جنت ہوں یا عذاب دوزخ۔ سمیع۔ بصیر۔ صفات خداوندی ہوں یا معجزات نبوی۔ احکام متبدلہ ہوں۔ یا ثابتہ"۔

(ج) "پس جو آیات اہل زیغ کے لئے مزلۃ الاقدام ہوں اور وہ بے سمجھی سے ان کے ذریعہ فتنہ پردازی کریں وہی متشابہات ہیں"۔ (تفسیر ثنائی جلد ۲ ص۳۰۶-۳۰۷)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک آیات قرآنیہ کا ایک حصہ متشابہات میں سے ہے۔ اور وہ آیات ہیں جن پر اہل زیغ بغرض فتنہ پردازی اعتراض کرتے ہیں۔ اقتباس ب سے ثابت ہے کہ معجزات نبوی کا ایک حصہ بھی متشابہ ہوتا ہے۔ اور فتنہ پرداز ان پر بے سمجھی سے اعتراض کرتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس جگہ عیسائیوں۔ آریوں اور ہندوؤں وغیرہم کا ذکر کیا ہے۔ مگر ہمارا تجربہ ہے۔ کہ متشابہات پر اعتراض کرنے اور ان کے ذریعہ سے فتنہ پردازی کرنے میں یہی اقوام مخصوص نہیں۔ بلکہ ہر صادق نبی کے دشمن اس کی پیشگوئیوں اور اس پر نازل شدہ آیات کے متشابہ حصہ پر اعتراض کرنے میں یہی طریق اختیار کرتے رہے ہیں۔ اور آج بھی کر رہے ہیں۔ خدا کی

عمیق در عمیق حکمتوں کے ماتحت ہر نبی کی پیشگوئیوں کا ایک حصہ ضرور متشابہ ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس ذریعہ سے دنیا میں ایمان بالغیب پیدا کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ناسمجھ اور اہلِ زیغ اسی کو موجب فتنہ پردازی بنا لیتے ہیں۔ دشمنانِ صداقت کا یہ قدیم شیوہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں مولوی ثناء اللہ صاحب اسی شیوہ کو اختیار کر رہے ہیں

اہلحدیثوں کا خصوصی عیب

بے شک مولوی ثناء اللہ صاحب کلمہ گو ہیں۔ اور قرآن مجید کو ماننے کے مدعی ہیں۔ اس لئے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم تو متشابہات کو مانتے ہیں۔ اور ان پر اعتراض نہیں کرتے۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ جب ہر نبی پر نازل شدہ آیات میں متشابہات ہوتی ہیں۔ تو یہود و نصاریٰ بھی تو اپنے نبیوں کی متشابہات کو مانتے تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل شدہ متشابہات پر ایمان نہ لانے کے باعث اہل زیغ قرار پائے۔ مولوی صاحب کا تعلق فرقۂ اہلحدیث سے ہے۔ اور ان کے متعلق ان کا اپنا مسلمہ یہ ہے کہ:-

"قرآن مجید میں یہودیوں کی مذمت کی گئی ہے۔ کہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ افسوس ہے۔ کہ آج ہم اہلحدیثوں میں بالخصوص یہ عیب پایا جاتا ہے۔" (اخبار اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۹ کالم اول)

اندریں حالات مولوی ثناء اللہ صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں سے متشابہات پر اعتراض کرنا اور اسے اپنی کامیابی قرار دینا پہلے منکرین کے نقش قدم کی پیروی کرنا ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی ناکامی

مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے:-

"جناب مرزا صاحب قادیانی نے بہت سی پیشگوئیاں کی ہیں۔ جو سب کی سب اپنے وقت پر غلط ثابت ہوئیں۔" (رسالہ مصلح موعود صفحہ ۵)

مولوی صاحب نے یہ لکھکر بھی انبیاء سابقین کے مکذبین سے ایک مشابہت پیدا کی ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام کے دشمنوں نے کہا۔ یاھود ما جئتنا ببینۃ وما نحن بتارکی الھتنا عن قولک وما نحن لک بمؤمنین (سورہ ہود) جسکی تفسیر میں خود مولوی صاحب لکھ چکے ہیں:-

"نالائق بجائے تسلیم اور اطاعت کے یوں بولے۔ اے ہود! تو ہمارے پاس کوئی روشن دلیل تو لایا نہیں۔ جس سے ہم اپنی رسوم اور سابقہ مذہب کو چھوڑ دیں۔ صرف تیرے کہنے سے تو ہم اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑنے کے اور نہ ہی ہم صرف تیرے کہنے سے تیری مانینگے۔ تعجب ہے۔ کہ کل دنیا ایک طرف ہے۔ اور تو اکیلا ایک طرف۔ یہ دیوانہ پن نہیں تو کیا ہے۔" (تفسیر ثنائی جلد ۴ صفحہ ۱۰۵)

مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب پیشگوئیوں کو غلط کہکر کوئی غیر معمولی بات نہیں کی۔ کیونکہ یہ تو جملہ مخالفینِ مرسلین کا وطیرہ ہے۔ بلکہ مولوی صاحب نے اس اعلان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نشان کی مزید تصدیق کر دی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۲ء میں تحریر فرمایا تھا۔ کہ:-

"واضح رہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہونگے۔ (۱) وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئینگے۔ اور سچی پیشگوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لئے موت ہوگی۔ (۲) اگر وہ اس چیلنج پر مستعد ہوئے۔ کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے۔ تو ضرور وہ پہلے مرینگے۔ (۳) اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر ان کی روسیاہی ثابت ہو جائیگی" (رسالہ اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

۱۹۴۵ء تک کے لمبے عرصہ میں یہ تینوں نشان مولوی ثناء اللہ صاحب کی ذات میں نمایاں طور پر پورے ہو چکے ہیں۔ مولوی صاحب نے رسالہ اعجاز احمدی کے اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر تیسرے نشان کو فوراً پورا کیا۔ کیا مولوی صاحب کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ عاجز نہیں رہے؟ پھر نشان دوم کس قدر شان سے پورا ہوا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے جواب میں اپنے قلم سے اعلان کر دیا۔ کہ:

"چونکہ یہ خاکسار نہ واقع میں نہ آپ کی طرح نبی یا رسول یا ابن اللہ یا الہامی ہے۔ اس لئے ایسے مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا۔"

(رسالہ الہامات مرزا صفحہ ۱۱۶ طبع ششم)

مولوی صاحب نے خیال کیا ہوگا۔ کہ میں اس عدم جرأت کے اقرار سے مہلت پاکر عزت حاصل کر لونگا۔ بے شک مولوی صاحب نے اس نشان کے دوسرے پہلو کو سچا کر کے لمبی عمر پائی۔ مگر یہ نظارہ مولوی صاحب کے لئے کس قدر سوہانِ روح بن رہا ہے۔ کہ جس شخص کے مشن کو مٹانے کے لئے انہوں نے ساری عمر برباد کی۔ وہ تو کامیاب و کامران ہے۔ اسکی جماعت دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اسکی ذریت شمشاد کی طرح بڑھ رہی ہے۔ اور خدمت اسلام بجا لا رہی ہے۔ مگر مولوی صاحب حسرت و اندوہ سے ہر قسم کی ناکامی کا منہ دیکھتے ہوئے دنیا سے جا رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے تینتیس ۳۳ برس قبل مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو ان کی ناکامی پر یوں خطاب کیا تھا۔ کہ:-

"مولانا! للہ آپ غور فرماویں۔ کہ آپ نے آج تک کیا کام کئے۔ اور آپ کیا کر رہے ہیں" (اخبار اہلحدیث ۱۹ جنوری ۱۹۱۲ء صفحہ ۹)

پھر ۱۹۳۰ء میں مولوی صاحب نے شائع کیا کہ:-

"اگر یہ کہا جائے۔ کہ ہندوستان اور پنجاب میں اہلحدیث جماعت مردہ ہے۔ تو بجا ہے۔"

(اہلحدیث ۴ اپریل ۱۹۳۰ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس طویل زندگی کے نتیجہ میں اہلحدیث بھائی جس افسوسناک حالت تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کے لئے جناب ناظم صاحب نشر و اشاعت مؤتمر اہلحدیث ہند دہلی کا تازہ ترین بیان ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں:-

"آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس حسب اشتہار "کانفرنس کا پیام" تقریباً نصف صدی سے قائم ہے۔ اس عرصہ میں اس نے کیا کام کیا۔ کوئی مدرسہ یا کالج یا جامعہ بنایا؟ کوئی یتیم خانہ یا اپاہج خانہ قائم کیا؟ اہلحدیث کی اصلاح۔ ترقی یا تنظیم کے لئے کوئی قدم اٹھایا؟ کوئی شعبۂ تصنیف و تالیف قائم کیا؟ کوئی ان امور کو دکھا سکتا ہے؟ سنئے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے سب سے بڑے رکن جو بانیانِ کانفرنس میں سے بھی ایک ہیں۔ اور اس کانفرنس کے عرصۂ دراز سے جنرل سیکرٹری بھی ہیں یعنی مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری (کانفرنس کے چوبیسویں سالانہ اجلاس منعقدہ ماہ اپریل ۱۹۴۴ء بمقام دہلی میں) اپنے مطبوعہ خطبہ صدارت میں فرماتے ہیں:-

"اہلحدیث کانفرنس نے باوجود کئی سال عمر پانے کے اپنے مقاصد میں سے ربع یا خمس تو کیا ثمن (آٹھواں حصہ) بھی ہاتھ میں نہیں لیا۔ چاہیئے تھا۔ آج اس کا کام اعلیٰ پیمانہ پر نظر آتا۔ ہندوستان کے کسی صوبہ بلکہ کسی شہر میں تبلیغ کی ضرورت ہوتی۔ تو اس کے مبلغ وہاں پہنچے ہوئے ہوتے۔ بلکہ ہمیشہ ہر صوبہ ہر شہر میں کام کرتے نظر آتے۔ کوئی کتاب اسلام یا مذہب اہلحدیث کے خلاف شائع ہوتی۔ تو اس کا جواب دفتر کانفرنس سے نکلتا۔ مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ کچھ نہیں ہوا۔ کیوں نہیں ہوا؟ کارکنوں کی غفلت سے یا افراد اہلحدیث کی سستی سے؟ میں اپنے خطبہ میں اس بحث میں جانا نہیں چاہتا۔"

یہ اس ذمہ دار رکن کانفرنس کا اظہار حقیقت ہے۔ جو بحیثیت جنرل سیکرٹری کانفرنس کے حالات سے پوری طرح واقف ہے۔ اور تقریباً نصف صدی کے کاموں کا یہ خاکہ پیش کر رہا ہے۔" (روزنامہ انقلاب لاہور ۴ فروری ۱۹۴۵ء)

الغرض مولوی ثناء اللہ صاحب کی موجودہ زندگی بھی کسی پہلو سے ان کے لئے خوشی کا موجب نہیں۔ باقی رہا نشان اول سو مولوی صاحب نے اپنے زیر نظر اقتباس میں اسکی بھی تصدیق کر دی ہے۔ اور نہ سہی اپنے متعلق تو وہ نشانات کی تصدیق کرتے۔ مگر نہیں تا خدا کے فرستادہ کا مقرر کردہ نشان "سچی پیشگوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لئے موت ہوگی"۔ پورا ہو جائے۔

پس مولوی صاحب نے ساری پیشگوئیوں کو جھٹلا کر بھی ایک نشان کی تصدیق کی ہے۔ ان فی ذالک لاٰیۃ للمؤمنین۔ (خاکسار ابوالعطاء)

مہتمم صاحبان مال و زعماء انصار مجالس انصار اللہ

مرکز میں بہت سی مجالس انصار اللہ کی طرف سے چندہ انصار اللہ وصول نہیں ہو رہا۔ اور بعض کی طرف سے بلحاظ تعداد انصار بہت کم چندہ وصول ہو رہا ہے۔ جس سے مرکزی کاروبار میں فنڈ کی کمزوری کی وجہ سے ہرج واقعہ ہوتا ہے۔ ہر ایک مجلس انصار کی طرف سے جملہ انصار کا چندہ وصول شدہ ماہ بماہ مرکز میں آنا ضروری ہے۔ اس لئے مہتمم صاحبان مال و زعماء صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے انصار سے چندہ معہ بقایا وصول کر کے بہت جلد بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجکر بمد امانت مرکزیہ انصار اللہ داخل خزانہ کرائیں۔ والسلام۔ قائد مال مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان۔

ذکر الٰہی کے کلمات شمار کرنے کا آسان طریق

اس حقیقت مسلمہ کے باوجود کہ ذکر محبوب ذکر الٰہی ایک مومن کی حیات بلکہ اس جان کی روح رواں ہے۔ اور اس کے بغیر سچا مسلم بھی نہیں ہو سکتا۔ "جو دم غافل سو دم کافر" سچا مقولہ ہے۔ ولذکر اللہ اکبر و اذکروا اللہ کثیرا الآیہ میں اس کی اہمیت اور اس عمل کی ترغیب ہے کان یذکر اللہ فی احیانہ کلہ میں بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی سچی شہادت ہے۔ مگر پھر بھی بعض خاص مواقع پر مقررہ تعداد میں معینہ کلمات کا ورد ایک خاص قوت و طاقت کا باعث بہت بڑی نیکی اور اعلیٰ قربانیوں کا بدل ہے جیسا کہ صحیح بخاری جلد باب الذکر بعد الصلوٰۃ میں بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مذکور ہے۔ قال جاء الفقراء الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقالوا ذھب اھل الدثور من الاموال بالدرجات العلیٰ والنعیم المقیم یصلّون کما نصلی ویصومون کما نصوم ولھم فضل من اموال یحجون بھا ویعتمرون ویجاھدون ویتصدقون قال الا احدثکم بما ان اخذتم ادرکتم من سبقکم ولم یدرککم احد بعدکم وکنتم خیر من انتم بین ظھرانیہ الا من عمل مثلہ تسبحون وتحمدون وتکبرون خلف کل صلوٰۃ ثلٰث و ثلٰثین

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکات میں غرباء پہنچے اور عرض کیا حضور صاحب ثروت مالدار بھائی تو بہت بڑے مدارج پر فائز ہو گئے اور دائمی نعمتوں کے وارث ہو گئے۔ جیسے ہم نمازیں ادا کرتے ہیں۔ وہ بھی کرتے ہیں۔ جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں۔ ان عبادات میں تو وہ ہمارے پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے زائد اموال کی برکت سے حج کرتے عمرہ کرتے ہیں۔ جہاد میں حصہ لیتے ہیں۔ صدقات و خیرات دیتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں (اور ہم ان اعلیٰ نیکیوں سے محروم ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت اچھا میں تمہیں ایسا گر بتاتا ہوں کہ اس پر عمل کرنے سے تم السابقون الاولون سے آملو گے۔ اور جو تم سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ وہ تمہیں پکڑ نہ سکیں گے۔ اور تم اپنے گردو پیش کے رہنے والوں میں بہترین قرار پاؤ گے۔ سوائے اس کے کہ کوئی اسی گر پر عمل کرے۔ سو وہ گر یہ ہے

کہ ہر نماز کے بعد تسبیح۔ تحمید و تکبیر کا ورد تینتیس ۳۳ تینتیس ۳۳ بار کرو۔ بعض اور روایات میں تکبیر ۳۴ چونتیس بار کہنے کا ذکر ہے۔ اور اسی کو ترجیح دی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ کا عمل اسی پر ہے۔ مذکورۃ الصدر حدیث کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں۔ ہاں ہم اس کی تعمیل کے اشد محتاج ہیں۔ بالخصوص جب سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ و بالمومنین جماعت کو اس گر کی طرف متوجہ فرما چکے ہیں۔ چونکہ غرباء کی درخواست پر ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ قیمتی نسخہ تجویز فرمایا ہے۔ اس لئے غرباء کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے قیمتی متاع اور بیش بہا ورثہ پر مضبوطی سے قبضہ جمائیں اور ہر فریضہ کے بعد تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ۔ تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کے مقدس کلمات کا ورد اپنا شعار بنائیں

ان کلمات کے شمار کرنے کے لئے تسبیح کا استعمال تو جماعت میں متروک ہے۔ گننے کا بہترین طریق یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے کام لیں اور اسے خنصر (چھوٹی انگلی) کے نچلے بند پر رکھ کر تین بار سبحان اللہ کہیں۔ اس طرح سبابہ (شہادت کی انگلی) کے دوسرے بند پر ۳۳ کا عدد پورا ہو گا۔ ہر انگلی کے تین بند ہیں۔ سبابہ کے دوسرے بند پر ۱۱ کا عدد آتا ہے ۱۱×۳=۳۳ اللہ اکبر کا شمار کرنے کے لئے سبابہ کا تیسرا بند موجود ہے۔ جب میں نے بعض احباب سے کلمات شمار کرنے کے اس طریق کا ذکر کیا۔ تو انہیں پسند آیا۔ اس میں سہولت بھی ہے اور حکمت بھی۔ جو دوست چاہیں اس پر عمل کریں + (خاکسار عبد الواحد مبلغ کشمیر)

ایک سال میں ایک لاکھ احمدی

اگر آپ اپنے اندر چستی اور بیداری پیدا کر کے تبلیغ احمدیت کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جائیں اور پورے عزم اور ارادہ سے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغ میں لگ جائیں۔ تو صرف ہندوستان میں ہی ایک سال میں ایک لاکھ احمدی بڑھ سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ "تبلیغ کا بہترین طریق یہ ہے کہ انسان اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس چلا جائے۔ اور ان سے کہے کہ اب میں نے یہاں سے سر کری اٹھنا ہے۔ ورنہ یا تم مجھ کو سمجھا دو کہ میں غلط راستہ پر ہوں۔ اور یا تم سمجھ جاؤ کہ تم غلط راستے پر جا رہے ہو۔ اسی عزم اور ارادہ سے اگر ساری جماعت کھڑی ہو جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگلا سال بھی ختم نہیں ہو گا۔ کہ ہماری ہندوستان کی جماعت میں صرف احمدیوں کے رشتہ داروں کے ذریعہ ہی ایک لاکھ احمدی بڑھ جائیں گے" اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو اسی عزم اور ارادہ سے تبلیغ کیجئے اور اپنی کارگزاری سے ماہ بماہ اپنے سکرٹری صاحب تبلیغ کی معرفت مطابق مندرجہ ذیل نمونہ رپورٹ مطلع فرمایئے۔ (انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری)

نمونہ رپورٹ متعلقہ تبلیغ غیر احمدی رشتہ داران

نمبر شمار	نام تبلیغ کنندگان	[illegible]	نام زیر تبلیغ رشتہ داران	ذرائع تبلیغ: تعداد ملاقات جو کی گئیں	ذرائع تبلیغ: تعداد خطوط جو لکھے گئے	دیگر قابل ذکر امور

سکرٹریان تعلیم و تربیت توجہ فرمائیں

اس سے قبل امراء جماعتہائے احمدیہ اور سکرٹریان تعلیم و تربیت کو اخبار کے ذریعہ اور بعض جماعتوں کو خطوط کے ذریعہ بھی توجہ دلائی جا چکی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کی تعلیم و تربیت کی رپورٹیں باقاعدہ ماہوار مرکز میں بھجواتے رہیں۔ بعض بڑی بڑی جماعتوں کو رپورٹ فارم بھی بھجوائے گئے ہیں۔ ہر ماہ کی رپورٹ دوسرے ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں ضرور آ جانی چاہیئے امید ہے عہدہ داران اس طرف ضرور توجہ فرمائیں گے۔ اور ماہ صلح کی رپورٹ دس ماہ حال تک ضرور مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں گے۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

ابی سینیا کیلئے ڈاکٹروں کی ضرورت

میڈیکل ڈیپارٹمنٹ ادیس ابابا (ابی سینیا) میں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے تنخواہ چار سو سے چھ سو روپیہ تک ہو گی۔ فسٹ کلاس کا کرایہ بمبئی تا ادیس ابابا ملے گا۔ درخواست کرنے والے ڈاکٹر لکھیں کہ ان کا تجربہ اور سرکاری سروس کس قدر ہے (۱) عمر (۳) آیا وہ سرجن ہیں یا جنرل پریکٹیشنر ہر دو قسم کے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ درخواست بنام ڈائرکٹر آف میڈیکل سروس ادیس ابابا منسٹری آف انٹیریر بھیجی جائے۔ میرے نام اس کی نقل الگ بھیجدی جائے۔ درخواست دینے والے احمدی ہونے چاہئیں۔ بذریعہ ہوائی جہاز درخواستیں آنی چاہئیں۔ خاکسار (ڈاکٹر) نذیر احمد احمدی معرفت میڈیکل ڈائرکٹوریٹ ادیس ابابا۔ ابی سینیا۔

گورنمنٹ آف انڈیا کیلئے کلرکوں کی بھرتی

گورنمنٹ آف انڈیا کے ماتحت دفاتر نیز جنرل ہیڈ کوارٹرز کے دفاتر میں آئندہ اے بی اور سی گریڈ کلرکوں کی تقرری فیڈرل پبلک سروس کمشن کے ذریعہ سے ہوا کرے گی جس کے لئے کمشن مذکور اے گریڈ کے لئے ۱۹ اور ۲۰ اپریل ۱۹۴۵ء کو اور بی گریڈ کے لئے ۲۱ اپریل ۱۹۴۵ء کو دو الگ الگ امتحان لے رہی ہے۔ سی گریڈ کے لئے کوئی الگ امتحان نہیں ہو گا بلکہ بی گریڈ کے وہ امیدوار جو بی گریڈ کا امتحان پاس کرنے سے قاصر رہینگے مگر ان کے نمبر ایک خاص معیار سے کم نہیں ہوں گے وہ سی گریڈ میں لگائے جائیں گے (۲) کل اسامیوں کی صحیح تعداد فی الحال معلوم نہیں۔ لیکن ایک گزشتہ اطلاع کے مطابق قریباً ایک ہزار کے قریب ہونگی (۳) تمام تقرریاں عارضی ہونگی (۴) ہر دو امتحانات کے لئے امیدواروں کی عمر یکم اپریل ۱۹۴۵ء کو ۱۸ سال سے کم اور ۳۰ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے (۵) ہر امیدوار بشرطیکہ وہ دیگر شرائط متعلقہ ہر دو امتحانات پوری کر سکتا ہو۔ دونوں امتحانوں میں شامل ہو سکتا ہے جس کیلئے اسے ہر امتحان کے لئے الگ الگ درخواست اور فیس داخلہ روانہ کرنی پڑے گی (۶) فیس داخلہ اے گریڈ کے لئے ۱۵/- روپے اور بی گریڈ کے لئے ۸/- روپے ہے (۷) گریڈ اے اور گریڈ بی کے امتحانوں میں شمولیت کیلئے بالترتیب گریجوایٹ اور میٹرک (یا اس کے برابر کوئی امتحان پاس شدہ) ہونا ضروری ہے (۸) دونوں امتحانات کیلئے درخواستیں فیڈرل پبلک سروس کمشن کو ۲۲ فروری تک پہنچ جانی چاہئیں (۹) مزید تفصیلات مطبوعہ فارموں اور متعلقہ نوٹس سے جو ملیں گی جو کہ سکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمشن کینیڈی ہاؤس شملہ

The Secretary Fedral public Service Commission Kennedy House Annexe Simla

کی یا صوبجات کی گورنمنٹوں سے حاصل کی ہے۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۷۹۵۷۔ منکہ صغیرن بی بی زوجہ عبدالرحیم خانصاحب قوم پٹھان عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن کیرنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ دین مہر میں نے اپنے خاوند سے نقدی اور زیور کی صورت میں مبلغ -/۴۰۰ روپیہ وصول کرلیا ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ نشان انگوٹھا صغیرن بی بی۔ گواہ شد رحیم خاں عرف عبدالرحیم خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

۷۹۱۴۔ منکہ رسول بی بی زوجہ محمد حسین صاحب قوم کاہلوں عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کھتو والی چک ۳۱۲ ڈاکخانہ ۳۱۰ براستہ گوجرہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ -/۴۰۰ روپے ہے۔ جوکہ میں نے اپنے خاوند سے وصول کرلیا ہوا ہے۔ نیز میرا زیور حسب ذیل ہے۔ ایک کنٹھا طلائی اور ایک جوڑی کانٹے طلائی جن کا وزن پانچ تولہ ہے۔ قیمتی -/۳۰۰ روپے۔ یہ کل جائیداد مبلغ -/۷۰۰ روپیہ ہوئی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا رسول بی بی موصیہ۔ گواہ شد محمد حسین خاوند موصیہ۔ گواہ شد مقبول احمد انسپکٹر وصایا۔

۷۹۹۱۔ منکہ کالے خاں ولد حیات خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن موضع کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک بیگھہ ۲۲ گونٹھ زرعی زمین مختلف قطعات و مختلف اقسام قیمت اندازاً -/۲۸۰ روپیہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جوکہ اس وقت مبلغ -/۶۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ العبد کالے خاں۔ گواہ شد مطلب خاں گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

۸۰۱۸۔ منکہ سید نذیر احمد ولد ایوب شاہ صاحب قوم سید ہمدانی پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گھیر ڈاکخانہ ڈھل ککا ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ایک مکان پختہ جس میں ۳/۵ میری والدہ کا ہے۔ مکان کی موجودہ قیمت -/۵۰۰ روپے ہے۔ جس میں میرا حصہ ۲/۵ -/۲۰۰ روپے کا ہے۔ اس کے علاوہ کھاریاں میں میری جائیداد -/۵۰۰ روپے کی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار آمد اندازاً -/۴۵ روپے ہے۔ نیز میرے والد صاحب مرحوم کی پنشن جنگی انعام گورنمنٹ کی طرف سے مبلغ -/۵ روپے ماہوار ملتا ہے۔ اس طرح جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر بوقت وفات کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد سید نذیر احمد موصی گھیر۔ گواہ شد سید محمد یوسف بھملہ۔ گواہ شد محمد صادق شاہ بھملہ۔

۷۵۴۸۔ منکہ عائشہ بی بی زوجہ شیخ غلام محی الدین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن ریلوے روڈ لالہ موسیٰ ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ رجون ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ (۱) مہر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ جو میں اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوں۔ (۲) نقد مبلغ -/۲۰۰ روپیہ۔ کل مبلغ -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد میری نہیں ہے۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جسقدر جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا عائشہ بی بی۔ گواہ شد شیخ غلام محی الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد احمد خاں نسیم انسپکٹر بیت المال مولوی فاضل۔ گواہ شد حکیم محمد قاسم کاتب الحروف۔

۷۹۴۴۔ منکہ زینب بی بی ولد مرزا خاں صاحب قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساہو کے ڈاکخانہ پھلور ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت ۵ تولہ سونا ایک کینٹھہ ہے۔ جو مجھے مہر میں ملا ہوا ہے۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا متروکہ جسقدر ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ زینب بی بی بقلم خود۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد مرزا خاں والد موصیہ۔

۷۳۷۹۔ منکہ سیدہ صغریٰ فاطمہ بیوہ سید ظہور الحسن صاحب قوم سید عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت صرف پانچ تولہ سونا ہے۔ میں اس میں سے پانچویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا ہو۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور

قبر کے عذاب سے بچو

دنیا کی تمام مذہبی کتب سے ثابت ہے۔ کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم کو فراموش کرکے گمراہی میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ پھر انکو راہ راست پر لانے کے لئے ایک مصلح مبعوث فرماتا ہے جیسا کہ ہندوؤں کی مقدس کتاب بھگوت گیتا میں لکھا ہے۔ کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا ہے۔ اور پاپ زور پکڑتا ہے۔ تب تب میں نمودار ہوتا ہوں۔ اور پاپ کو مٹا کر پھر نئے سرے سے دھرم کی شان کو دوبالا کرتا ہوں۔ مگر اسلام کے پیشتر کے تمام مذاہب خاص خاص قوم وخاص خاص ملک کے لئے تھے۔ اس لئے جب وہ وقت آیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک ہی عالمگیر مذہب اسلام مقرر فرمایا۔ تب دوسرے مذاہب میں ربانی مصلح مبعوث فرمانے کا سلسلہ موقوف کیا گیا۔ اور یہ سلسلہ اسلام میں جاری کیا گیا۔ جیسا کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا مصلح مقرر فرمائیگا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرےگا۔ اگر کسی غیر مسلم کا دعویٰ ہو۔ کہ اب بھی اسکی قوم میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو ایسے ربانی مصلح کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر تاقیامت یہ ممکن نہیں۔ یہ سلسلہ صرف اسلام میں جاری ہے۔ اس طرح اس صدی میں اسلام میں

حضرت مرزا غلام احمدؑ کا ظہور

ہوا۔ جو لوگ آپ کو صادق نہیں مانتے۔ انکو یہ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ ان کی نظر میں اگر کوئی اور صاحب اس ربانی منصب کے صادق مدعی ہیں۔ تو ان کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کیلئے تیار ہیں۔ ورنہ یاد رکھو مرتے ہی منکر نکیر نامی دو فرشتے آئینگے۔ اور ہم نے اپنے زمانہ کے ربانی مصلح کو مانا یا نہیں۔ اسکی پرسش ہوگی۔ ماننے والے کیلئے جنت ہے۔ اور منکر کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہوجاتا ہے۔ اس کے متعلق مزید لٹریچر صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

خاکسار علی عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۸ رفروری۔ آج صبح سنٹرل اسمبلی کا بجٹ سشن شروع ہو گیا۔ کانگرس پارٹی اور مسلم لیگ پارٹی کے پورے ممبر موجود تھے۔ اجلاس میں ایک سو غیر سرکاری ممبر شامل ہوئے۔ غیر ملکی معاملات کے وزیر نے بیان کیا۔ کہ واشنگٹن میں ہندوستان کے ایجنٹ جنرل نے امریکن گورنمنٹ پر زور دیا ہے۔ کہ امریکہ میں مقیم ہندوستانیوں کو شہری حقوق دیئے جائیں۔ ایسا کرنے سے امریکہ اور ہندوستان کے تعلقات بڑھیں گے۔ اس کے لئے امریکن گورنمنٹ نے چھ بل پیش کئے ہیں جن پر امریکن کانگرس غور کر رہی ہے

وار ٹرانسپورٹ ممبر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت نے میسرز ٹاٹا کمپنی کے ساتھ ایک سمجھوتہ کیا ہے۔ جس کے رو سے یہ کمپنی جنگ کے زمانہ میں بوائلر تیار کرے گی۔ اور جنگ کے بعد جلد از جلد پورے انجن تیار کرے گی۔ اس غرض کے لئے سنگھ بھوم کے کارخانے اس کمپنی کے انتظام میں دیدیئے جائیں گے۔ انجن بنانے کا کام کندرا پاڑا میں شروع کیا جائے گا۔ انجن بنانے کے لئے نئے ورکشاپ تعمیر کرنے کی سکیمیں جلد تیار ہو جائیں گی۔ سنگھ بھوم میں بوائلر بنانے کے لئے جس مشینری کی ضرورت ہے۔ اس کے مہیا کرنے کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۸ رفروری۔ لنڈن۔ واشنگٹن اور ماسکو میں سرکاری طور پر اعلان ہو گیا ہے۔ کہ بلیک سی کے کسی علاقہ میں مسٹر چرچل۔ مسٹر روزویلٹ اور مارشل سٹالن میں کانفرنس ہو رہی ہے۔ سرکاری طور پر یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ جنگ کے اس اہم مرحلہ پر تینوں لیڈروں کی رائے متفقہ ہے۔ جرمنی کو قبضہ اور قابو میں رکھنے۔ نیز جرمن کے قبضہ سے آزاد کرائے ہوئے ملکوں کے سیاسی اور اقتصادی حالات کی درستی کیلئے ایک انٹرنیشنل کمیٹی بنانے کے سوال پر بھی غور کیا جا رہا ہے

لنڈن ۸ رفروری۔ مارشل ژوکوف کی فوجیں دریائے اوڈر کے پچاس میل لمبے ٹکڑے سے جرمنوں کو نکالنے کے لئے سخت لڑائی لڑ رہی ہیں۔ اور اب فرنکفرٹ سے دس میل جنوب میں پہنچ گئی ہیں۔ روسی دستے کسٹرن کے آس پاس بھی اس دریا کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ جرمنوں کا بیان ہے۔ کہ اس علاقہ میں بعض روسی دستوں نے دریا کو پار بھی کر لیا اور مورچہ بنا لیا ہے۔ مگر روسی ذرائع سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

لنڈن ۸ رفروری۔ مغربی محاذ پر آرڈن کے علاقہ میں اتحادی فوجوں نے ۲۲ میل لمبے مورچہ پر جرمن سرحد کو پار کر لیا ہے۔ کولمار کے علاقہ میں جرمنوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ امریکن دستے رائن رون نہر اور رائن کے درمیان پانچ میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے شمالی اور شمال مغربی جرمنی میں اڑھائی گھنٹہ تک بڑے زور کی بمباری کی۔ اور آٹھ صنعتی مراکز کو نشانہ بنایا۔

پیرس ۸ رفروری۔ جنرل ڈیگال نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ایک دن فرانس اٹلی سے دوستانہ تعلقات قائم کرے گا۔ اور بحیرہ روم میں قیام امن کے لئے دونوں متحدہ محاذ قائم کرینگے۔

کلکتہ ۸ رفروری۔ صدر سندھ ہندو سبھا نے اعلان کیا ہے کہ جب تک ایک بھی ہندو ہے۔ پاکستان قائم نہیں ہونے دیا جائے گا۔ ہم سندھ میں پاکستان کا کافی مزہ چکھ رہے ہیں۔ جب تک اسے پھر صوبہ بمبئی میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ حالات خراب ہی رہیں گے۔

برسلز ۸ رفروری۔ آج بلجی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا۔ جس میں نئی گورنمنٹ کے قیام کی تحریک پیش ہوئی۔ موجودہ حکومت پر یہ الزام لگایا گیا کہ اس نے قومی مسلح فوجوں کی از سر نو ترتیب کے اہم مسئلہ کی طرف مناسب توجہ نہیں کی۔ اس لئے نیا وزیر اعظم منتخب کر کے اسے موقع دیا جائے۔ کہ وہ اپنے لئے موزوں شرکاء کار منتخب کرے۔

لنڈن ۸ رفروری۔ جرمنی کے فوجی مبصر جنرل ڈٹمار نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ہم ایک اونچے لٹکے ہوئے رستے پر اپنے آپ کو متوازن کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے دونوں طرف کھائیاں ہیں۔ ہمیں ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم کسی گہری کھائی میں گر جائیں۔ جرمنی سے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ کرنا اسے خودکشی کے لئے کہنے کے مترادف ہے۔ اب دریائے اوڈر کے کنارے جرمنی کی قسمت کا فیصلہ ہو گا۔

لاہور ۸ رفروری۔ پنجاب گورنمنٹ نے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کے لئے جو ایسٹر کی تعطیلات کے دنوں میں یہاں ہو رہا ہے۔ منٹو پارک دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ راوی پارک میں اجلاس منعقد کیا جا سکتا ہے۔

لنڈن ۸ رفروری۔ جرمن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ برومبرگ پولیس چیف کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔ یہ سزا ہٹلر کے خاص حکم کے ماتحت دیگئی ہے۔

کیپ ٹاؤن ۸ رفروری۔ یوگنڈا کے سابق گورنر سر چارلس ڈنڈاس نے بیان تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یوگنڈا میں ہندوستانی قوم کا مستقبل سخت خطرہ میں ہے۔ وہاں ہندوستانیوں کے حقوق پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ اور ان کی جائز سرگرمیوں میں مداخلت کی جا رہی ہے

دہلی ۸ رفروری۔ برما کے سرکاری ملازموں فرموں اور کمپنیوں وغیرہ سے وصول کردہ انکم ٹیکس کے عوض حکومت ہند نے ۱۵ لاکھ روپیہ ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے

لاہور ۸ رفروری۔ پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں تیس نئے ریزولیوشن پیش کرنے کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ ایک میں ایسی کمیٹی قائم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ جو ان لوگوں کے معاملات پر غور کرے گی۔ کہ جنہیں یونینسٹ پارٹی کا ساتھ نہ دینے کی وجہ سے افسران سرکاری کی سختیوں کا شکار ہونا پڑا۔ قرآن کریم کی فروخت پر پابندیاں عائد کرنے کے متعلق بھی ایک ریزولیوشن مسلمان ممبروں کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔

دہلی ۸ رفروری۔ انڈیا کمانڈ کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل صبح دشمن کے ایک ہوائی جہاز نے مشرقی بنگال پر دو بم گرائے۔ اور مشین گن سے گولیاں بھی چلائیں۔ مگر کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ مالی نقصان بھی بہت کم ہوا۔

سورت ۸ رفروری۔ گاندھی جی کے سکرٹری نے اخبار "گجرات مِتر" کے نام ایک خط میں لکھا ہے کہ گاندھی جی یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ اصلاح پسند آریہ سماجیوں کو ستیارتھ پرکاش پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ اور دیگر مذاہب پر قابل اعتراض نکتہ چینی پر مشتمل حصوں کو حذف کر دینا چاہیئے۔

لنڈن ۸ رفروری۔ ہاؤس آف لارڈز میں ارل ہنگڈن نے ایک تجویز پیش کی۔ کہ آئندہ جنگ کو روکنے کے لئے تمام جمہوریت پسند ممالک کی ایک فیڈریشن بنائی جائے۔ اسکے لئے اپنے اپنے ممبروں کا انتخاب ہر ملک خود کرے۔ اسلحہ اور فوجیں اسی فیڈریشن کے کنٹرول میں ہوں۔ جرمنی کا مسئلہ بھی اس فیڈریشن میں شامل ہونے سے حل ہو سکتا ہے

لنڈن ۸ رفروری۔ بحیرہ اسود کے علاقہ میں اتحادی لیڈروں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں ہمیشہ کے لئے امن قائم کرنے کی بنیاد رکھنے کا سوال بھی زیر غور ہے اس کانفرنس میں تینوں ممالک کے چیف آف سٹاف اور غیر ملکی معاملات کے وزراء بھی شامل ہیں۔

دہلی ۸ رفروری۔ سنٹرل اسمبلی نے آج یہ رائے ظاہر کی کہ ۴۳-۱۹۴۲ء میں جنگی پروپیگنڈا کے حساب کتاب میں بعض سخت بے قاعدگیاں عمل میں آئی ہیں۔ سر جرمی ریزمین نے کہا۔ میں مجرموں کو بچانا نہیں چاہتا۔ مگر اس امر کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ یہ باتیں اس وقت ہوئیں۔ جب ملک نازک حالات سے گزر رہا تھا۔ بہر حال جو کیس سامنے آتے جائیں گے۔ ان پر مناسب کارروائی ہوگی۔

ماسکو ۸ رفروری۔ روسی اعلان مظہر ہے کہ مارشل ژوکاف کی فوجیں اس وقت فرنکفرٹ سے تین میل جنوب میں ہیں۔ وہ کسٹرن کی بیرونی بستیوں میں بھی جا گھسی ہیں۔ مارشل کونیف کے دستوں نے اوڈر کے مغربی کنارے پر جو مورچہ قائم کیا تھا۔ اسے انہوں نے پندرہ میل چوڑا کر لیا ہے۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ روسی مشرقی پرشیا میں ایلبنگ کی بندرگاہ میں داخل ہو گئی ہیں۔

لنڈن ۸ رفروری۔ مغربی محاذ پر اتحادی فوج نے سیگفرڈ لائن میں واقع جیوٹ کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب کچھ دستے پروم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

کلکتہ ۸ رفروری۔ جزیرہ رمری میں دشمن ہندوستانی دستوں کا سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ مگر وہ پھر بھی کچھ نہ کچھ بڑھ رہے ہیں۔ اراکان میں بھی جاپانیوں کا مقابلہ سخت ہے۔ شمالی برما میں چینی دستے مولہ کے جنوب اور مشرق میں برابر بڑھ رہے ہیں۔ وسطی برما میں گشتی دستے مصروف رہے۔ اتحادی بمباروں نے برما سے سیام جانے والی ریلوے لائن پر حملے کئے۔